الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السیف السعید علیٰ عنق العنید

ابو معاذ وہابی لاہوری کے رسالہ "آئینہ ضلالت" کا رد

از قلم

ابو المختار سردار محمد لشانیؔ
خطیب اعظم قلعہ دیدار سنگھ۔ گوجرانوالہ

سلسلہ ششم

بزمِ عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بازار سریاں والا۔ رنگ محل لاہور

حرفِ آغاز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ٥

اما بعد:

۲۹/۱۲/۸۶ کو بعد نماز ظہر ایک پمفلٹ "آئینۂ صلالت" نظر سے گذرا۔ جس میں مؤلف نے اپنی پوری پوری جہالت کا ثبوت دیا اور مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیہودہ اعتراض لکھ مارے۔ کیونکہ امت وہابیہ کا یہ طریقہ کار ہے جس بات کا جواب نہ بن سکے۔ اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ اسکی سند نہیں یہ بزرگوں کا قول ہے۔ جو غیر معتبر ہے۔ حالانکہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس مسئلہ پر ادلہ شرعیہ اربعہ شواہد ہیں۔ قرآن وحدیث، اجماع، قیاس والنظم فی کتب الصحاح ُ الضًا فی تسہیل المواعظ لاشرف علی دیوبندی صہ ۱۰۵ ج ۲۔ ادلہ اربعہ سے جو مسئلہ ثابت ہو اس کا منکر گمراہ ہے۔

اب ہم ادلہ اربعہ سے ابو معاذ وہابی لاہوری کے جہالت پر مبنی سوالات کا جواب اختصار سے نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالے میری اس سعی کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنا دے آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین

نیاز آگین ابو المختار

۸۶ / ۱۲ / ۳۰

"آئینہ ضلالت" صہ ۳ وہابی لکھتا ہے۔ کہ نبی پاک علیہ السلام اپنی امت کے اعمال سے بے خبر ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر آلود لقمہ تناول فرمایا جو کہ عدم علم کی دلیل ہے۔

جواب۔ قرآن پاک کی آیت مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے اعمال دیکھتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ یوں رقم فرما ہیں:

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ؕ

اور ہوویگا یہ رسول تمہارے لئے گواہ کہ تم عادل ہو کہ گواہی تمہاری قبول کی جاوے۔ کیونکہ رسول بسبب نور نبوت کے ہر شخص کی دیانت و امانت کا درجہ بخوبی جانتا ہے کہ کس درجہ تک نور ایمان ان کا پہنچا ہے اور کونسا امر یعنی پردہ ترقی سے مانع ہوا ہے۔ چند سطور آگے نقل ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ ہر فرد امت کے اعمال حضرت پر پیش ہوتے ہیں کہ فلاں نے آج یہ کیا۔

تفسیر عزیزی اردو ج ۱ صہ ۲۹۶ فارسی ج ۱ صہ ۵۱۸۔ نقل کردہ عبارت سے شاہ صاحب کا عقیدہ ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اپنی امت کے اعمال کو جانتے ہیں۔ یہی عقیدہ امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ہے جو کہ قرآن پاک سے ثابت ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ کا فرمان ہے۔ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر بالرائے کرے گا۔ وہ جہنمی ہوگا۔ اگر شاہ صاحب نے تفسیر متقدمین کے مطابق کی ہے تو جناب جہنم کے مستحق ہوئے۔ اگر غلط کی ہے تو جو آپ فتویٰ دیں گے۔ وہ بھی منظور ہوگا۔ لو اپنے ہی دام میں صیاد آ گیا۔

دوسرے زہر آلود لقمہ کھانے والی حدیث میں بھی وہابی خارجی نے دجل سے کام لیا۔ اور اگلی عبارت اپنے بزرگوں کی وراثت سمجھ کر ہضم کر گیا۔ پوری عبادت

نقل کر دیتا تو یہودیت کا مصداق کیسے بنتا۔ ہم اختصار کی وجہ سے متن نہیں نقل
کرتے اردو عبارت نقل کر دیتے ہیں۔ روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا
اے رسول خدا کہ ہمیشہ پہنچتی ہے تم کو بیچ ہر برس کہ بیماری اس بکری زہر ڈالی ہوئی
سے کھائی تھی تم نے یعنی خیبر میں یہودیہ نے کھلائی تھی فرمایا نہیں پہنچی مجھ کو کوئی چیز
اس سے مگر وہ لکھی تھی اوپر میرے اور تھے آدم علیہ السلام بیچ مٹی اپنی کے مظاہر حق ج ا
صـ ۶۳ مشکوٰۃ عربی صـ ۲۲ ۔ نقل کردہ عبارت سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو زہر آلود لقمہ کھانے کا علم پہلے تھا۔ وہابی خارجی کا نبی پاک علیہ السلام پر افتراء
ثابت ہوا کہ علم نہیں تھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ میرے مقدر
میں وہ لقمہ سیدنا آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے کھانا لکھا تھا۔ خارجی کا
قائم کردہ سوال باطل ہو گیا۔

اعتراض I حضور علیہ السلام اپنے جسم و روح مبارک کے ساتھ جہاں
چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ **II** اگر ہر جگہ موجود ہیں تو پھر ایک جگہ سے دوسری جگہ
جانا چہ معنی دارد۔ "آئینہ ضلالت" صـ ۳

جواب: ہم صحیح حدیث نقل کرتے ہیں حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین
پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں ا
رزق دیے جاتے ہیں، ابن ماجہ شریف عربی صـ ۱۱۹ طبع پاکستان۔ انبیاء کرام کو قبر میں زندہ ماننا حدیث مرفوع سے ثابت ہوا اور ان
اور ان کھانا بھی قبر میں نماز پڑھنا بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا نبی
نے اب حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ پڑھیئے:
عبارت یوں ہے حاصل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے جسد اور روح
دونوں میں زندہ ہیں اور زمین و ملکوت کے اطراف میں جہاں چاہتے ہیں

فرماتے ہیں۔ اور اس حال اور اُس حال میں جو وفات سے پہلے تھا صرف اس قدر تبدیلی آئی ہے کہ ہماری نگاہوں سے آپ غائب ہیں۔ جیسا کہ ملائکہ اپنے مناسب اجسام میں زندہ ہیں۔ مگر ہم ان کو دیکھتے نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی پر لطف فرماتے ہیں۔ تو حجاب کو اٹھا دیتے ہیں اور اسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بخشتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سابق ہیئت پر وہ دیکھتا ہے۔ اس سے کوئی شرعی دلیل مانع نہیں۔ اور رویت مثالی کی تخصیص کے لیے کوئی داعی نہیں ہے، الحاوی للفتاوی صہ ۲۶۵ ج ۲ لیجئے اپنے گھر کا حوالہ پڑھیں جو کہ جناب کے مستم بزرگ قاسم نانوتوی کا عقیدہ ہے " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزین ہیں۔ آب حیات صہ ۲ دوسرا حوالہ یوں ہے۔ اس لئے وقت موت حیات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زائل نہ ہوگی ہاں مستور ہو جائے گی۔ آب حیات صہ ۱۶ مذکورہ عبارت سے ثابت ہو گیا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں مثل زندوں کے زندہ ہیں۔ اور جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں۔ جاتے ہیں ایسے شواہد بہت ہیں۔ وقت کی قلت کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ باقی رہا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا حاضر ہونے کے منافی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے لیکن موجود ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام کو عرش پر بلایا۔ کیا اس وقت زمین پر نہ تھا؟ عقل ہوتی تو وہابی نہ بنتے۔

مسلم شریف کی حدیث شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ پاک محفلوں میں فرشتوں کو بھیجتا ہے اور واپس جانے پر سوال کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں پایا زمین پر موجود ہوتے ہوئے فرشتے کیوں بھیجتا ہے۔ کیا یہ عدم موجودگی کی دلیل نہیں؟ وَلٰکِنَّ الوَھَّابِیَۃ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

• حضور علیہ السلام کے پاس ان کی قبر انور میں ازواج مطہرات کا استراحت فرمانا۔

قرآن کریم اس بات کا شاہد ہے کہ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ایمان والوں کو جنت میں پاک بیبیاں دی جائیں گی۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ قبر المومن روضۃ من ریاض الجنۃ۔ مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ لیجئے اپنے مسلم بزرگ کا حوالہ پڑھیئے اور سر دھنیئے۔

البتہ نبوتِ شخصی الشاں در بدل دائم وقائم است کہ مورث خود موجود است چنانکہ الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون آمدہ ولہذا درہمیں سوا ما فرمود و ازواج او امہاتہم پس دگر علائق را باقی داشت نہ ایں سلسلہ را۔ خاتم النبیین فارسی صہ ۳۶ انور شاہ دیوبندی۔ "البتہ اس کے بدل میں آپ کی شخصی نبوت دائم قائم ہے کیونکہ مورث خود موجود ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور اسی بنا پر اس صورت میں فرمایا کہ ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ پس دیگر تمام تعلقات کو باقی رکھا۔ مگر سلسلہ نبوت کو باقی نہیں رکھا۔

خط کشیدہ عبارت سے ثابت ہوا کہ انبیائے کرام کی ازواج پاک کا تعلق ان سے رہتا ہے اور انبیائے کرام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

حاشیہ پر تصدیق ہے۔ فتح الباری ج ۶ صہ ۳۵۲ مجمع الزوائد ۸ صہ ۲۱۱ اور اس حدیث کے رجال بھی ثقہ مانے ہیں۔

عند القبر خود سننا بھی صحیح حدیث پاک سے ثابت ہے۔

أخرج البيهقي في شعب الإيمان

وَالاصبہانی فِی الترغیب عَنْ ابی
ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مَنْ صلی علیّ عِنْدَ
قبری سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صلی علیّ نائیًا
بلغتہٗ

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۶۵)

بیہقی نے شعب الایمان میں اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص مجھ پر درود شریف میری قبر کے نزدیک پڑھتے ہیں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص دور پڑھے وہ درود شریف مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں سَمِعْتُہٗ کا جملہ بتا رہا ہے کہ خود سنتا ہوں اور عند سے ثابت ہوا کہ قبر میں سنتا ہوں یہاں عند ظرفِ مکان کے لئے ہے۔ اور خود سننا ہی توجہ خاص پر مبنی ہے۔ اسی حدیث پاک سے آئینہ ضلالت، ص ۴، ۵، ۶ کا رد ہو گیا۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضور علیہ السلام کے حیات ہونے پر قرآن کریم کہتا ہے۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللہِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا ۔ $\frac{۲۲}{۴۳}$ الاحزاب

قرآن کریم کی عبارت النص سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دائمی زندہ ہیں۔ جیسا کہ قاسم نانوتوی کا عقیدہ ہم پیچھے

نقل کر آئے ہیں۔ ہم کو تو چھیڑتے ہو گھر کی خبر نہیں۔
تجھ سا عقلمند کوئی [illegible] نہیں

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کا اجماع نقل کیا ہے۔

(الجوہر المنظم صہ۴۲)

اب ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے غلاموں کے پاس آنا حدیثِ صحیح سے ثابت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ۔ مشکوٰۃ عربی صہ۳۹۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھے خواب میں دیکھے پس وہ مجھے عنقریب حالتِ بیداری میں بھی دیکھے گا۔ حالتِ بیداری میں دیکھنے کے بیشمار شواہد ہیں۔ لیکن ہم خارجی وہابی کی تسلّی کے لئے چند نقل کرتے ہیں۔

امام بارزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک سنا انہوں نے ایک جماعت اولیاء اللہ سے اپنے زمانے میں اور اُن سے پہلے بے شک انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حالتِ بیداری میں کی۔ الحاوی للفتاوی صہ ج۲ ۲۵۸ مندرجہ بالا احادیث کے متعلق شاہ ولی اللہ دہلوی کا عقیدہ پڑھیے وہ یوں رقم طراز ہیں۔

روح مبارک ومقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہراً وعیاناً دیکھا۔ نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں

میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں۔ وغیرہ ذلک
فیوض الحرمین صـ۸۲ خط کشیدہ عبارت غور سے دیکھیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب نے تو لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام حالتِ بیداری میں ایمان والوں کی امامت کرواتے ہیں اور نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ اب یا تو شاہ ولی اللہ صاحب جاہل مطلق اور مشرک ہیں۔ یا یہ وہابی خارجی۔ جو فتویٰ ہم پر لگاتے ہو وہی فتویٰ شاہ ولی اللہ دہلوی پر لگاؤ۔ عقل ہوتی تو وہابی نہ بنتے۔

سیدنا امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کو حالتِ بیداری میں ستر مرتبہ زیارت ہوئی انور شاہ کشمیری دیوبندی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ حوالہ پڑھیں:

" کما نقل عن السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ (وکان زاھدًا متشددًا فی الکلام علی بعض معاصریہ ممن لہ شان) انہ رای صلی اللہ علیہ وسلم اثنین وعشرین مرۃ وسالہ عن احادیث ثم صححھا بعد تصحیحہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فیض الباری ج ۱ صـ۲۰۴ طبع پاکستان

جیسا کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ سے نقل ہے (وہ بہت بڑے زاہد اور اپنے زمانے کے متشدد محدث ہیں کلام میں) بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں بائیس ۲۲ مرتبہ دیکھا اور آپ سے احادیث پوچھ کر تصحیح کی، اور چند سطور آگے انور شاہ صاحب نے اپنے مریدوں کی گردن کاٹ کر رکھ دی لکھتا ہے۔ فالرؤیۃ یقظۃ متحققۃ وانکارھا جھل۔

حالت بیداری میں زیارت کرنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم .
کی صحیح ہے اور اس کا انکار کرنے والا جاہل ہے .

ابو معاذ وہابی صاحب اب فیصلہ آپ کریں کہ یا تو انور شاہ کشمیری کا
جاہل . یا پھر آپ محدثین اہل سنت کی نہ مانو . اپنے گروہ کا قول
اور عقیدہ تو مان لو ۔ جس زمرے میں ہمیں داخل کرو گے . اسی میں
طائفہ وہابیہ دیوبندیہ کے گرو گھنٹال شامل ہوں گے .

۵ (آئینہ ضلالت) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وقتِ وصال
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد حاصل کرنا . احادیث صحیحہ سے
ثابت نہیں .

جواب ہم صحیح حدیث سے ثابت کرتے ہیں . تاکہ وہابی خارجی
ٹیں ٹیں کرنا بند ہو جائے . عبارت یہ ہے . سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت
وصال وصیت کی کہ مجھے وصال کے بعد غسل و کفن دے کر میری چارپائی
کو اٹھا کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں لے جا کر اذن مانگنا . اگر
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اجازت دیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے ساتھ دفن کرنا ورنہ جنت البقیع میں جا کر دفن کر دینا .

فرأيت الباب قد فتح وسمعت قائلاً يقول ادخلوا
الحبيب الى الحبيب فان الحبيب الى حبيبه مشتاق .

کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد ص ۳۶۵ ج ۴ ، فضائل شیخین خالد گرجاکھی
وہابی کی ص ۱۲۹ ج ۱ ، سیرت حلبیہ ص ۴۹۳ ج ۳ ، تاریخ الخمیس ص ۲۳۶ ج ۲

۵ آئینہ ضلالت کی عبارت ۔ غیر مروجہ درود کا ثبوت دیں ۔
جواب: لیجئے اپنے گھر کا حوالہ پڑھیئے ۔ حاجی امداد اللہ صاحب نے
واسطے زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ پڑھنے
کی اجازت دیوبندی وہابی خارجیوں کو دی ۔ کہ جو شخص یہ درود پڑھے
گا ۔ اس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے گی ۔ منیار القلوب
ص ۵۵ ۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے با این الفاظ اوراد فتحیہ میں نقل کر کے
اپنے مریدوں کو پڑھنے کی اجازت دی ہے ص ۱۸۱ طبع پاکستان اب
فتوٰی علمائے دیوبند کا ملاحظہ فرمائیں ۔ ہمارے نزدیک حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب
اجر و ثواب طاعت ہے ۔ خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف
کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ
درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منقول ہوں ۔
گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں ۔ اور اس بشارت کا
مستحق ہو ہی جائے گا ، جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالےٰ اس
پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا ۔ عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین
ص ۲۲۲ طبع پاکستان ۔

نوٹ: خط کشیدہ عبارت پڑھ کر وہابی خارجی اپنے بزرگوں کا ماتم
کرے کہ انہوں نے کیا لکھ مارا ۔ کہ غیر منقول درود شریف
پڑھنے والا عند اللہ ماجور ہو گا ۔ اب اگر غیر منقول پڑھنے
والا مجرم ہے تو جناب کے مسلم بزرگ بانی مدرسہ
دیوبند بھی مجرم ٹھہرے ۔

آخر میں ہم دیوبندی وہابی خارجی ملاں کے مسلم بزرگوں کا فتویٰ نقل کرتے ہیں تاکہ اُون آں کی گنجائش نہ رہے۔ عبارت یوں ہے۔

(عنوان مسئلہ حیات النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں علمائے دیوبند کا عقیدہ) ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے، پھر آگے نقل ہے۔

چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے

عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین صـ ۲۲۱

طبع پاکستان۔

مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہو گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔

اور انبیاء و شہداء کی زندگی دنیا کی سی ہے۔ ہمارے نقل کردہ حوالہ جات کو جو شخص غلط ثابت کرے ہم اس کو فی حوالہ ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو

مذہب حق اہلِ سنت وجماعت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بدمذہبوں کے بُرے عقائد سے اجتناب کرنے کی بھی توفیق بخشے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْ زُمْرَۃِ الْفَاسِقِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ
الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

۱/۱/۸۷

"جس نے علماء کی توہین کی وہ دین سے محروم رہا" (الحدیث)

"ادب یہی ہے کہ اولیاء اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے کیونکہ یہ ہی لوگ سچے ہیں" (الجواہر والدرد)

قارئین کرام۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے سایہ تھے۔ کیونکہ سایہ کے واسطے ظلمت کا ہونا لازمی ہے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور تھے۔ اس مسئلے کو ہم اپنے رسالہ مجموعہ حقائق۔ کے دوسرے حصہ میں روزِ روشن کی طرح واضح کر چکے ہیں۔

چوں چوں کا مربہ (بزم ثانی اثنین) والوں نے زعم میں جواب لکھا اور جن احادیث و آیات کی ہم اسی رسالہ میں وضاحت کر چکے ہیں پوری ڈھٹائی سے انہیں پھر رٹنا شروع کر دیا۔ حالانکہ اگر ان سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ کا اثبات ہوتا۔ تو نامور علمائے اسلام جن کے حوالہ جات ہم پیش کر چکے ہیں۔ ہرگز سایہ کا انکار نہ کرتے۔ مگر وہابی صاحب نے انہیں زبردستی اپنے مطلب میں ڈھالا۔ کیا یہ ایک بھی معتبر مفسر یا محدث کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان سے سایہ کا اثبات کیا ہو۔

اگر یہ پورا طائفہ بھی مل جائے۔ تو انشاء اللہ قیامت تک بھی ایک حوالہ پیش نہیں کر سکتے، پھر یہ بیکار کی ٹیں ٹیں چہ معنی دارد۔ ہم اس مسئلہ پہ اجما

کر چکے ہیں۔ اگر یہ اجماع کے منکر ہیں۔ تو پوری امت مسلمہ میں سے علمائے کرام کے حوالہ جات پیش کریں۔ مگر امت مسلمہ میں سے کسی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ کا اثبات کیا ہو تو بیچاروں کو حوالہ بھی ملے۔ نہ اثبات ہے نہ حوالہ ملے گا۔ انشاء اللہ!

مسلمانو! سب سے تعجب خیز اور دل دھلانے والی بات یہ کہ وہابیت کے جوش میں انہوں نے اپنے رسالہ "آئینہ حقائق" میں علامہ جلال الدین سیوطی، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شیخ عبدالحق دھلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شدید توہین کی ہے۔ اور انہیں مردود کہا ہے۔ لکھتے ہیں "کہ ان دلائل کے جانتے ہوئے جو شخص سایہ کا انکار کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ پہ کہتے ہیں کہ ایسا قائل اور کلام مردود ہے!

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اِن احادیث سے ذکر کردہ افراد قطعی واقف تھے اور پھر آیات قرآنی سے کون عالم دین ناواقف ہو سکتا ہے۔ (شاید ان میں ایسے عالم بھی ہوں) ان حضرات کو مردود کہہ کر انہوں نے اپنے بڑوں کی سُنت خوب ادا کی ہے۔ اور وہابیت کا حق بھی پورا کیا ایسے گستاخوں سے رابطہ ان کی محفلوں میں شمولیت مسلمانوں کو زیبا نہیں دیتی۔ اللہ تعالی ہمیں صالحین کی راہ پر چلائے (آمین) کہ اسلاف ہی راہ حق کا نشان ہیں۔ اور ان کے خلاف بدزبانی کرنے والے شیطان

کے ساتھی ہیں۔ ان جلیل القدر ہستیوں کو مردود کہنا ہی اسکی
جہالت بدنصیبی اور دشمنِ علمائے اہلِ سنت کا بیّن ثبوت ہے۔

خاتم الفقہاء والمحدثین شیخ احمد شہاب الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
"مشائخ عارفین اور آئمہ وارثین نے فرمایا ہے کہ صالحین
کی باتوں کا انکار کرنے والے کے حق میں سب سے کم
عقوبت ان کی برکتوں سے محروم ہونا ہے اور اس کے
سوءِ خاتمہ کا ڈر ہے۔ اور اس منکر کی عقوبت کے باب میں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کافی ہے کہ جس نے میرے دوست
کو ایذا دی میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے (حدیثِ قدسی) اور جس
سے اللہ تعالےٰ جنگ کرے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا۔ اور علمائے کرام نے
فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نہیں جنگ کرتا۔ مگر اولیاء اللہ پہ انکار کرنے
والے اور سود خور سے اور ان دونوں پر ازحد خطرہ ہے کہ ان کا خاتمہ
ایمان پر نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نہیں جنگ کرتا مگر کافر سے"

فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۸۴، ۲۸۵ (ادارہ)